

# یوئیل کی کتاب اور لاودکیہ کی سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ کلیسیا - نمبر بائیس

Jeff Pippenger

2026-01-02

## نمبر بائیس

گزشتہ مضمون میں ہم "سانپوں کی نسل" کے موضوع پر قدیم اسرائیل کے چار حوالوں میں آدھے راستے تک پہنچ چکے تھے۔ متی میں، یوحنا اور یسوع دونوں فریسیوں اور صدوقیوں کو سانپوں کی نسل قرار دیتے ہیں۔ یوحنا ایک آزمائشی عمل کی ابتدا کی نمائندگی کرتا ہے، جس کی شناخت اس وقت ہوتی ہے جب اس نے یہ تعلیم دی کہ اس کے بعد آنے والا یسوع اپنے کھلیان کو خوب صاف کرے گا۔ یسوع نے ملکہ سبا اور نینوہ کا حوالہ دے کر عدالت کے عمل کو شامل کرتے ہوئے یوحنا کے آزمائشی عمل میں اضافہ کیا۔ عدالت چوتھی نسل میں واقع ہوتی ہے، اور عدالت میں ایک طبقہ سانپوں کے طور پر ظاہر ہوتا ہے، کیونکہ ان کا باپ ابلیس ہے۔ یسوع نے چوتھی نسل کے نشان طلب کرنے کی بات بھی شامل کی، حالانکہ نشان سامنے ہی موجود تھا۔

متی تیئیس میں فریسیوں اور صدوقیوں پر "وائے" بیان کیے گئے ہیں، اور آزمائش اور عدالت کے عمل کو پھر آخری نسل سے مربوط کیا گیا ہے۔ باب بائیس، باب تیئیس کے "وائے" کے لیے پس منظر تیار کرتا ہے۔

جب فریسی اگٹھ ہوئے تو یسوع نے اُن سے پوچھا کہ مسیح کے بارے میں تم کیا سوچتے ہو؟ وہ کس کا بیٹا ہے؟

انہوں نے اس سے کہا، داؤد کا بیٹا۔

وہ ان سے کہتا ہے، پھر داؤد روح میں اسے خداوند کیونکر کہتا ہے کہ: خداوند نے میرے خداوند سے کہا، تو میرے دینے ہاتھ بیٹھ جا، جب تک میں تیرے دشمنوں کو تیرے پاؤں کی چوکی نہ بنا دوں؟ پس اگر داؤد اسے خداوند کہتا ہے تو وہ اس کا بیٹا کیونکر ہے؟

اور کوئی آدمی اُسے ایک لفظ بھی جواب نہ دے سکا، اور اُس دن کے بعد کسی آدمی میں یہ جرات نہ رہی کہ وہ اُس سے مزید کوئی سوال کرے۔ متی ۲۲:۴۱-۴۶۔

جب مزید رابطے کا دروازہ بند ہو گیا، تو اگلے باب میں یسوع نے آٹھ افسوسناک وعیدیں بیان کیں۔ آیت تیرہ میں افسوس آسمان کی بادشاہی کے دروازے بند کرنے پر ہے۔ آسمان کے دروازوں ہی سے آخری بارش انڈیلی جاتی ہے۔ یہ آٹھ وعیدیں اُن کے بارے میں ہیں جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اُس دروازے کو کھولتے ہیں جسے کوئی انسان نہیں کھول سکتا اور اُس دروازے کو بند کرتے ہیں جسے کوئی انسان بند نہیں کر سکتا۔ رویا میں بہن وائٹ کو دکھایا گیا کہ جنہوں نے مسیح کی پیروی کرتے ہوئے پاک ترین مکان میں قدم نہ رکھا، وہ اپنی دعائیں خالی پاک مکان کی طرف بھیج رہے تھے جہاں شیطان، مسیح بن کر، انہیں یہ یقین دلاتا تھا کہ سب کچھ ٹھیک ہے۔ انہوں نے پاک مکان کو دوبارہ کھول دیا تھا اور پاک ترین مکان کو بند کر دیا تھا۔

بہت سے لوگ یہودیوں کے اس طرز عمل کو، کہ انہوں نے مسیح کو رد کیا اور مصلوب کیا، بولناکی کے ساتھ دیکھتے ہیں؛ اور جب وہ اُس کی رسوا کن بدسلوکی کی تاریخ پڑھتے ہیں، تو خیال کرتے ہیں کہ وہ اس سے محبت رکھتے ہیں، اور نہ تو وہ اُس کا انکار کرتے جیسے پطرس نے کیا، اور نہ ہی اُسے مصلوب کرتے جیسے یہودیوں نے کیا۔ لیکن وہ خدا جو سب کے دلوں کو پڑھتا ہے، نے یسوع کے لیے اُس محبت کو جس کا وہ دعویٰ کرتے تھے، آزمائش میں ڈال دیا۔ سارا آسمان پہلے فرشتے کے

پیغام کی پذیرائی کو انتہائی دلچسپی سے دیکھتا رہا۔ لیکن بہت سے جو یسوع سے محبت کا اظہار کرتے تھے اور جو صلیب کی کہانی پڑھ کر آنسو بہاتے تھے، انہوں نے اُس کی آمد کی خوشخبری کا تمسخر اڑایا۔ پیغام کو خوشی سے قبول کرنے کے بجائے انہوں نے اسے فریب قرار دیا۔ انہوں نے اُن سے نفرت کی جو اُس کے ظاہر ہونے سے محبت کرتے تھے اور انہیں کلیسیاؤں سے نکال دیا۔ جنہوں نے پہلے پیغام کو رد کیا، وہ دوسرے سے فائدہ نہ اٹھا سکے؛ اور نہ ہی انہیں آدھی رات کی پکار سے فائدہ ہوا، جو انہیں ایمان کے ذریعے یسوع کے ساتھ آسمانی مقدس کے قدس الاقداس میں داخل ہونے کے لیے تیار کرنے والی تھی۔ اور ان دو سابقہ پیغامات کو رد کر کے انہوں نے اپنی سمجھ کو اتنا تاریک کر لیا ہے کہ وہ تیسرے فرشتے کے پیغام میں کوئی روشنی نہیں دیکھ سکتے، جو قدس الاقداس کا راستہ دکھاتا ہے۔ میں نے دیکھا کہ جس طرح یہودیوں نے یسوع کو مصلوب کیا، اسی طرح نام نہاد کلیسیاؤں نے ان پیغامات کو مصلوب کر دیا ہے؛ اس لیے انہیں قدس الاقداس میں جانے کی راہ کی کوئی معرفت نہیں، اور وہ وہاں یسوع کی شفاعت سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ جیسے یہودی اپنی کے فائدہ قربانیاں چڑھاتے تھے، ویسے ہی یہ اُس حصے کی طرف اپنی بے کار دعائیں پیش کرتے ہیں جسے یسوع چھوڑ چکا ہے؛ اور شیطان، جو اس فریب پر خوش ہے، مذہبی لیادہ اوڑھ لیتا ہے اور اپنی قدرت، اپنی نشانیاں اور جھوٹے عجائبات کے ساتھ کام کرتے ہوئے ان نام کے مسیحیوں کے ذہنوں کو اپنی طرف موڑ لیتا ہے، تاکہ انہیں اپنے پھندے میں مضبوطی سے جکڑ دے۔ ابتدائی تحریرات، 261-258.

آیت چودہ میں بیواؤں کے گھروں کو ہڑپ کرنے اور طویل دعائیں کرنے پر وائے۔ آیت پندرہ کی وائے اس بات پر ہے کہ وہ اپنے تبدیل شدہ لوگوں کو اپنے آپ سے دوگنا جہنم کی اولاد بنا دیتے ہیں۔ آیات سولہ سے بائیس تک بدکار لوگ پیکل کی قسم کھاتے ہیں۔

یہ بہن وائے کے الفاظ نہیں، بلکہ خداوند کے الفاظ ہیں، اور اس کے قاصد نے یہ مجھے تم تک پہنچانے کے لیے دیے ہیں۔ خدا تمہیں پکارتا ہے کہ اب اس کے مقاصد کے خلاف کام نہ کرو۔ ان لوگوں کے بارے میں بہت سی ہدایات دی گئیں جو خود کو مسیحی کہتے ہیں جبکہ وہ شیطان کی صفات ظاہر کرتے ہیں، روح، قول اور عمل میں حق کی پیش رفت کی مخالفت کرتے ہیں، اور یقیناً اسی راستے پر چل رہے ہیں جہاں شیطان انہیں لے جا رہا ہے۔ اپنے دل کی سختی میں انہوں نے اختیار پر قبضہ کر لیا ہے جو کسی طور ان کا نہیں، اور جسے انہیں استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ عظیم معلم فرماتا ہے، 'میں الٹ دوں گا، الٹ دوں گا، الٹ دوں گا۔' بیٹل کریک میں لوگ کہتے ہیں، 'خداوند کی پیکل، خداوند کی پیکل ہم ہی ہیں' مگر وہ عام آگ استعمال کر رہے ہیں۔ ان کے دل خدا کے فضل سے نرم اور مطیع نہیں کیے گئے۔ مینوسکرپٹ ریلیزرز، جلد 13، صفحہ 222.

آیت تئیس اور چوبیس میں افسوس عدل، رحمت اور ایمانداروں کو نظر انداز کرنے پر ہے۔ آیات پچیس اور چھبیس میں پیالے کی باہر کی صفائی کے دکھاوے، مگر اندر کی صفائی نہ کرنے، کی بات ہے۔

"ہمارے پاس یہ خزانہ ہے،" رسول نے آگے کہا، "مٹی کے برتنوں میں، تاکہ قدرت کی بڑائی خدا کی ہو، ہماری نہیں۔" خدا اپنی سچائی گناہ سے پاک فرشتوں کے ذریعے اعلان کر سکتا تھا، لیکن یہ اُس کا منصوبہ نہیں ہے۔ وہ انسانوں کو، کمزوریوں سے گھیرے ہوئے آدمیوں کو، اپنے منصوبوں کی تکمیل میں بطور ذرائع چنتا ہے۔ یہ بے بہا خزانہ مٹی کے برتنوں میں رکھا گیا ہے۔ انسانوں کے ذریعے اُس کی برکتیں دنیا تک پہنچنی ہیں۔ انہی کے ذریعے اُس کا جلال گناہ کی تاریکی میں چمکے گا۔ اعمال رسولوں، 330.

پھر آیات ستائیس اور اٹھائیس بدکاروں کی شناخت سفیدی کی ہوئی قبروں کے طور پر کرتی ہیں، اور یسعیاہ باب بائیس کے شبہ کے ساتھ ربط قائم کرتی ہیں جہاں شبہ اُس شاندار قبر پر نازاں تھا جو وہ بنا رہا تھا، مگر جس میں وہ کبھی نہ ہوگا، کیونکہ خدا اسے اپنے منہ سے اگل کر ایک دور میدان میں پھینکنے والا تھا۔ وہ دور میدان بیت ایل کے جھوٹے نبی کی قبر سے نمایاں ہوتا ہے، جس کے سبب نافرمان

نبی بھی اسی قبر میں دفن ہوا۔ پھر آٹھواں افسوس یوں کہتا ہے:

ہلاکت ہے تم پر، اے فقیہو اور فریسیو، رباکارو! کیونکہ تم نبیوں کی قبریں بناتے ہو اور راستبازوں کے مزار آراستہ کرتے ہو، اور کہتے ہو کہ اگر ہم اپنے باپ دادا کے زمانے میں ہوتے تو نبیوں کے خون میں ان کے شریک نہ ہوتے۔ اسی لیے تم خود اپنے خلاف گواہ ہو کہ تم ان کے بیٹے ہو جنہوں نے نبیوں کو قتل کیا۔ پس اپنے باپ دادا کے پیمانے کو پورا کرو۔

اے سانپو، اے افعیوں کی اولاد، تم جہنم کے عذاب سے کیسے بچو گے؟

پس دیکھو، میں تمہارے پاس نبیوں، حکیموں اور فقیہوں کو بھیجتا ہوں؛ ان میں سے بعض کو تم قتل کرو گے اور صلیب پر چڑھاؤ گے، اور بعض کو اپنی عبادتخانوں میں کوڑے مارو گے اور شہر بہ شہر ان کا تعاقب کرو گے؛ تاکہ زمین پر بہایا گیا سب راستبازوں کا خون تم پر آئے، راستباز بائبل کے خون سے لے کر برکیاہ کے بیٹے زکریاہ کے خون تک، جسے تم نے ہیکل اور قربان گاہ کے درمیان قتل کیا۔

میں تم سے سچ کہتا ہوں، یہ سب چیزیں اسی نسل پر آئیں گی۔ متی 23:29-36۔

وہ سانپ، جو افعی کی نسل ہیں، اس عبارت میں محاکمہ کیے جا رہے ہیں۔ اس عبارت میں عدالت سبا کی ملکہ اور نینوہ کے لوگوں کی گواہی پر مبنی نہیں بلکہ بائبل سے زکریاہ تک بہائے گئے خون کے باعث ہے۔ چوتھی نسل، جو افعی کی نسل ہے، کا محاکمہ قدیم اسرائیل کی بیرونی تاریخ کے دو گواہوں اور قدیم اسرائیل کی اندرونی تاریخ کے دو گواہوں کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ انجیل لوقا باب تین چوتھی اور آخری نسل کے افعیوں کے بارے میں چار حوالوں میں سے آخری ہے، اور یہ محض انجیل متی باب تین کا متوازی بیان ہے۔ یہ چار حوالے واضح کرتے ہیں کہ خدا کے گھر کی آخری عدالت کے دوران، یعنی چوتھی نسل میں، ایک طبقہ اپنا کردار شیطان کے بیٹوں اور بیٹیوں کے طور پر ظاہر کرے گا، اور دوسرا طبقہ خدا کے بیٹوں اور بیٹیوں کے طور پر۔ وہ امتحانی عمل جو جدائی کی ابتدا کرتا ہے اس وقت شروع ہوتا ہے جب وہ قاصد، جو عہد کے رسول کے لیے راہ تیار کرتا ہے، بیابان میں اپنی آواز بلند کرتا ہے۔

کلام مقدس کے متبرک تانے بانے میں، نام محض علامتیں نہیں بلکہ سرگوشیوں میں کی گئی پیشین گوئیاں ہیں—تاریخ کی سطح کے نیچے گائے جانے والے دوسرے نغمے—جو نجات کے قلب کو آشکار کرتے ہیں۔ جب آدم سے نوح تک کی نسلوں کے ناموں کے معانی کو ایک بیان کی صورت میں مرتب کیا جائے تو ایک ایسا پیغام سامنے آتا ہے جو اس نسب نامے کی نمائندہ تاریخ سے ہم آہنگ ہے۔ آدم کے معنی "انسان" ہیں، اور شیث کے معنی "مقرر کیے گئے"۔ انوش کے معنی "فانی" (یعنی موت کے تابع)، اور قینان کے معنی "غم" ہیں۔ "خدا کی حمد/برکت" (مہلل ایل) کے وسیلے آسمان "اثر آئے گا" (یارد)۔ آسمان "وقف یا مسح کیا ہوا" (حنوک) کی صورت میں اترتا، جس نے اپنے بیٹے متوشلح ("جب وہ مرے گا تو یہ بھیجا جائے گا") کے ذریعے عدالت کا پیغام سنا۔ اس کی موت روح القدس کے "قوی" افاضے کے نقطہ عروج پر ہوتی، جس کی نمائندگی لامک (سانس) کے متوشلح سے مل جانے سے ہوئی، جیسے آدھی رات کی پکار دوسرے فرشتے سے جا ملی۔ متوشلح دوسرا فرشتہ تھا اور لامک آدھی رات کی پکار، جو نوح کے طوفان پر اپنے عروج کو پہنچی۔

مزید خلاصہ کرنے پر، یہ نام اعلان کرتے ہیں: "انسان کو فانی ٹھہرایا گیا، غم اور موت کے تابع، پہلے آدم کے نتیجے میں؛ لیکن خدا کی برکت کے وسیلے سے، مسیح نے اپنے آپ کو نزول کے لیے وقف کیا، اور صلیب پر اپنی موت کے ذریعے عدالت کا اعلان کیا، جس کے بعد روح القدس کا پر قدرت افاضہ ہوا۔"

یہ دس نام انجیل کے پیغام کو سمیٹتے ہیں اور تخلیق سے لے کر آخری بارش تک زمین کی تاریخ کا سراغ لگاتے ہیں، جس کا اختتام دوسری آمد پر ہوتا ہے۔ ناموں میں پوشیدہ یہ رمزیت اپنی ہم نظیر کتاب مکاشفہ میں پاتی ہے۔ کتاب پیدائش الفا کا نسب نامہ پیش کرتی ہے، اور مکاشفہ 7 کے 144,000 مہر شدہ بقیہ میں اومیگا تکمیل کی نمائندگی کرتے ہیں۔

یہوداہ کا مطلب "تعریف" ہے، روبین کا مطلب "دیکھو، ایک بیٹا" ہے، جاد کا مطلب "خوش قسمت/لشکر" ہے، آشر کا مطلب "خوش/مبارک" ہے، اور نفتالی کا مطلب "مصارعت" ہے۔ منسی کا مطلب "بھلا دینے والا" ہے، شمعون کا مطلب "سماعت" ہے، لاوی کا مطلب "جڑا ہوا/وابستہ" ہے، یساکر کا مطلب "اجر" ہے، زبولون کا مطلب "عزت/سکونت" ہے، یوسف کا مطلب "اضافہ" ہے، اور بنیامین کا مطلب "دائیں ہاتھ کا بیٹا" ہے۔

جو لوگ یہوداہ کے قبیلے کے شیر کی پیروی کرتے ہیں وہ خدا کے فرزند ہیں، جو یعقوب کی مانند خدا سے کشتی لڑنے کے امتحانی عمل سے گزرتے ہوئے خوش بختی سے نوازے جاتے ہیں۔ اس جدوجہد کے ذریعے، خدا کے کلام کو سننے سے پیدا ہونے والے تقدیس کے عمل میں ان کے گناہ بھلا دیے جاتے ہیں، جو نتیجتاً انہیں عہدی رشتے میں مسیح کے ساتھ جوڑ دیتا ہے۔ ان کا اجر یہ ہے کہ وہ مسیح کے ساتھ اس کے تخت پر عزت سے بسیں، آسمانی مقاموں میں بیٹھے ہوئے، جب خدا اپنی بادشاہی کو بڑھانے کے لیے انہیں استعمال کرتا ہے—بابل سے ایک عظیم ہجوم کو اپنے دینے ہاتھ کے فرزند کے طور پر پکار کر نکالتا ہے۔

لیا کے چھ بیٹے روبن، یہوداہ، شمعون، لاوی، یساکر اور زبولون تھے۔ اس کی لونڈی زلیہ، جس کے نام کا مطلب "خوشبودار قطرہ" ہے، کے دو بیٹے تھے—جاد اور آشر۔ راحیل کے دو بیٹے یوسف اور بنیامین تھے۔ راحیل کی لونڈی بلہہ، جس کے نام کا مطلب "شرمیلی یا ڈری ہوئی" ہے، کے بیٹے دان اور نفتالی تھے۔ نیوتی طور پر یہاں کا نسب نامہ غور کے لیے کئی پہلو فراہم کرتا ہے۔ کتاب پیدائش کے باب پانچ میں الفا اور دس نسلوں کے برخلاف، اومیگا کی بارہ اولاد ہے، اور اس کے اپنے مخصوص نبوی متغیرات ہیں۔ ایک لاکھ چوالیس ہزار میں دان کا ذکر نہیں اور منسی نے اپنے بھائی افرائیم کی جگہ لی۔

پیدائش کا الفا نسب نامہ مکاشفہ کے اومیگا نسب نامے سے ہم آہنگ ہے، کیونکہ پیدائش مسیح کے نجات بخش الہی کام کی نشاندہی کرتی ہے، اور مکاشفہ ان کی نشاندہی کرتا ہے جو اس الفا پیشگوئی کی اومیگا تکمیل میں اسی وعدے اور پیشگوئی کو کامل طور پر پورا کرتے ہیں جو الفا پیشگوئی میں بیان کی گئی تھی۔

ان دو خطوط کا اطلاق اکثر علمائے الہیات کرتے ہیں، مگر کبھی سطر بہ سطر طریقہ کار کے نقطہ نظر سے نہیں۔ پیدائش اور مکاشفہ کے دو نسب نامے یہ دو گواہ فراہم کرتے ہیں کہ خدا ثانوی سطح پر کلام کرتا ہے۔ ایک زبان وہ تحریری گواہی ہے جو درج ہے، اور اسی گواہی کے اندر ایک ثانوی سطح علامتی سطح پر پیش کی گئی ہے۔ علمائے الہیات عموماً پیدائش اور مکاشفہ میں ناموں کے معانی کے ذریعے منتقل ہونے والے پیغام کے ظاہری مشاہدات سے آگے نہیں بڑھتے۔ وہ جو کچھ دیکھتے ہیں اسے ایک نرالی چیز سمجھتے ہیں جو ان کی اپنی انسانی حکمت کے بارے میں زیادہ بولتی ہے، جیسا کہ ناموں کے معانی کے اندر موجود استعارہ دیکھ لینے کی ان کی ریاکارانہ پارسائی کی صلاحیت سے ظاہر ہے۔ وہ اسماعیل کے بارہ بیٹوں میں پیش کیا گیا پیغام کبھی نہیں دیکھتے۔ وہ متی اور لوقا میں عیسیٰ کے نسب ناموں کو درست طور پر نہیں دیکھتے۔ وہ یہوداہ کے آخری سات بادشاہوں اور اسرائیل کے آخری سات بادشاہوں، یہوداہ کے پہلے سات بادشاہوں یا اسرائیل کے پہلے سات بادشاہوں کے نسب نامے نہیں دیکھتے۔

جب میں یہ کہتا ہوں کہ وہ نہیں دیکھتے، تو میری مراد یہ ہے کہ اگر آپ گوگل سے پوچھیں کہ کیا ان نسب ناموں کے بارے میں تعلیمات موجود ہیں، تو جواب "ہاں" ہوگا—سفر پیدائش میں آدم سے نوح تک، اور "ہاں" ایک لاکھ چوالیس ہزار کے حوالے سے بھی۔ لیکن کیا وہ پیدائش باب گیارہ میں ابرام کی نسل کے دس افراد کو اسی انداز سے برتتے ہیں؟ نہیں۔ کیا وہ قائل کے نسب نامے اور سیث کے نسب نامے کو برتتے ہیں؟ ہاں، مگر اصل معنی سے اتنے بٹے ہوئے کہ گویا وہ کسی اور ہی موضوع پر ہیں۔ وہ بلا شبہ متی اور لوقا میں مسیح کے نسب ناموں پر گفتگو کرتے ہیں، مگر ایک بار پھر نشانے سے میلوں دور نکل جاتے ہیں۔ آپ پوچھیں گے، اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟ کیونکہ میرا ارادہ ہے کہ ان نسب ناموں کے ان نبوی

سلسلوں کا ایک جائزہ پیش کروں، اور میں ابتدا ہی سے یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ میں چوتھی نسل کی اہمیت کو بائبل نبوت کی ایک علامت کے طور پر متعین کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ ان نسب ناموں کا یہ جائزہ اس حوالے سے مددگار ہوگا، مگر اگر کوئی یہ سمجھے کہ آگے آنے والی ان باتوں کا سادہ خلاصہ ہی ان نسبی سلسلوں کے بارے میں سمجھنے کے لیے سب کچھ ہے، تو یہ اس کی طرف سے غفلت ہوگی۔

آدم سے نوح تک کے نسب نامے کے بعد، ہم پیدائش کے چوتھے اور پانچویں ابواب میں دو سلسلے نسب پاتے ہیں۔ ان کی نمائندگی قابیل کی اولاد اور شیث کی اولاد کرتی ہے۔ آدم سے نوح تک کے نسب نامے کے برعکس، جس میں دس پشتیں مذکور ہیں، شیث اور قابیل دونوں کے سلسلے اٹھ پشتوں کی نشاندہی کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے انہیں چار چار کے دو ادوار کے طور پر سمجھنا چاہیے۔ شیث اور قابیل عہد کی علامتیں ہیں، اور قابیل ان لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے جو یسعیاہ کے اٹھائیسویں اور انتیسویں ابواب میں موت کا عہد باندھتے ہیں، جو امڈتے ہوئے عذاب کے وقت باطل کر دیا جائے گا۔ وہ وہی ہیں جو ریت پر اپنے گھر بناتے ہیں۔ جو چٹان پر بناتے ہیں وہ زندگی کا عہد باندھتے ہیں، جیسا کہ پہلی پطرس، باب دو میں ان کے بارے میں کہا گیا ہے کہ انہوں نے کچھ لیا ہے کہ خداوند بھلا ہے اور وہ "برگزیدہ نسل" ہیں۔ "بہتیرے" ریت پر بناتے ہیں، مگر "تھوڑے" برگزیدہ ہوتے ہیں۔

قابیل کا شجرہ نسب ناموں کی سمفنی میں ایک باغی سرے، کیونکہ یہ نام کھوکھلی انسانی شان و شوکت کی نمائندگی کرتے ہیں، جو آسمان کی مار کھانے کے بعد بے سمتی بھٹکاؤ کی طرف لے جاتی ہے۔ تنبیہ کو نظر انداز کرتے ہوئے، قابیل کی نسل انتقام جو انسانی قوت میں لپٹی ہوئی ایک جھوٹی الوہیت کا اعلان کرتی ہے، جس کی نمائندگی انسانی فنون کرتے ہیں، جو ایک آہنی تہذیب ڈھالتے ہیں؛ خوبصورت، مگر پرتشدد، اور امید سے خالی۔ یہ آخری بیان قابیل کی اٹھ نسلوں کے اس پیغام کا خلاصہ ہے جو ناموں سے ماخوذ ہے۔

سیتھ کی نسل، کین کی نسل کا جواب فضل کے ساتھ دیتی ہے۔ اُس انسانی کمزوری میں جو بنی نوع انسان کے لیے مقرر کی گئی ہے، جو خدا کو پکارتے ہیں ان کا غم، جب آسمان اترے گا، حمد میں بدل جائے گا۔ آزمائشی مدت کے دوران وفاداری سے اُس راستے پر چلتے رہنا جو جلال کی طرف بلند ہوتا ہے، یہاں تک کہ 'امید' کی پکار نجات کے پانیوں کے ذریعے آرام لے آئے۔ یہ آخری بیان ناموں سے ماخوذ سیتھ کی اٹھ پشتوں میں موجود پیغام کا ایک اجمالی جائزہ ہے۔

اٹھ نسلوں کو چار چار نسلوں کے دو مجموعوں میں تقسیم کرنے کی وجہ عہد کے پہلے مرحلے میں واضح ہوتی ہے، جب مصر میں غلامی کی پیشگوئی کو چار سو سال قرار دیا جاتا ہے اور یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ یہ چار سو سال چوتھی نسل میں ختم ہوں گے۔ جب پولس کی گواہی کو الفا عہد کی پیشگوئی میں شامل کیا جاتا ہے تو دو سو پندرہ سال کے دو ادوار سامنے آتے ہیں، جن میں سے ہر ایک چار نسلوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ 430 سال کے اندر اٹھ نسلیں دراصل دو سو پندرہ سال کے دو ادوار کی نمائندگی کرتی ہیں۔ پہلا دور اُس نیک فرعون کے زمانے سے متعلق ہے جو یوسف کو جانتا تھا۔ دو سو پندرہ سال بعد ایک نیا فرعون آیا جو یوسف کو نہیں جانتا تھا۔ پھر چار نسلوں کے اگلے مجموعے کا آغاز ہوا۔

اٹھ نسلیں، جو برابر دو ادوار میں تقسیم کی گئی ہیں، اور ہر ایک اپنے طور پر چار نسلوں کے ایک جداگانہ دور کے طور پر واضح طور پر نشان زد ہے، اس بات کی تائید کرتی ہیں کہ قابیل اور شیث کی اٹھ نسلوں کو ایک ہی انداز میں منطبق کیا جائے۔ جب یہ اطلاق کیا جاتا ہے تو شیث کی اٹھ نسلیں قابیل کی اٹھ نسلوں کے ساتھ ہم آہنگ ہو جاتی ہیں۔ قابیل ان بہت سے لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے جو درندے کا نشان قبول کرتے ہیں، اور شیث ان چند کی نمائندگی کرتا ہے جو خدا کی مہر پاتے ہیں۔ قابیل انسانیت کی علامت ہے، اور شیث نوح کے عہد کے سیاق میں انسانیت اور الوہیت کے امتزاج کی علامت

ہے؛ جبکہ یوسف اور موسیٰ کا سلسلہ ابرام کے عہد کے سیاق میں ہے۔

پھر باب گیارہ میں، برگزیدہ قوم کا نسب نامہ سام سے ابرام تک دس ناموں کے ذریعے پیش کیا گیا ہے۔ باب گیارہ برج بابل کی داستان ہے، لیکن ساتھ ہی برگزیدہ قوم کا نسب نامہ بھی ہے، جس کی نمائندگی ابراہیم کرتے ہیں۔ باب گیارہ ایک برگزیدہ قوم کا تعارف کراتا ہے جسے خدا کے ساتھ سہ گانہ عہد میں داخل ہونا تھا۔ تیسرا اور آخری قدم باب بائیس میں اسحاق کی قربانی تھا۔ باب "گیارہ" الفا آغاز ہے اور باب "بائیس" اومیگا انجام ہے۔ ناموں کے معانی میں خدا کی آواز سننے کے لیے درکار ایمان اس ایمان سے مختلف نہیں جو اس کے کلام کی عدد بندی میں اس کی آواز سننے کے لیے درکار ہے۔ نسب نامہ کا ایک ایسا اطلاق جسے الہیات دان اختیار نہیں کرتے، اسماعیل کا نسب نامہ ہے، جو اسلام کی علامت ہے۔

اور یہ اسماعیل کے بیٹوں کے نام ہیں، اپنے اپنے ناموں کے مطابق، اپنی اپنی نسلوں کے لحاظ سے: اسماعیل کا پہلوٹھا نبیوت؛ اور قیدار، اور عدی ایل، اور مبسام، اور مشماع، اور دوما، اور مسا، حدار، اور تیما، یثور، نفیش، اور قدمہ: یہ اسماعیل کے بیٹے ہیں، اور یہ ان کے نام ہیں، ان کی بستیوں کے مطابق اور ان کے قلعوں کے مطابق؛ اپنی اپنی قوموں کے مطابق بارہ رئیس۔ پیدائش 13:25-16۔

جب ان بارہ ناموں کی تعریفیں مرتب کر کے ایک بیان کی صورت میں پیش کی جائیں، تو یہ یوں ہے: "نبوی طور پر اسماعیل کی نسل ایک پُرثمر، سیاہ فام قوم ہے جو جنگجو ہونے کے سبب مشہور ہے، مگر وہ تاریخی اور نبوی طور پر 11 اگست، 1840 کو اور اس کے بعد 11 ستمبر، 2001 کو غم زدہ ہیں۔ بائبل کی تاریخ میں انہیں اولادِ مشرق کہا جاتا ہے۔ ان کی ابتدا عرب سے ہوئی جہاں عبرانی مقدس گاہ کی عبادات میں استعمال ہونے والے خوشبودار مصالحے اُگتے ہیں۔ لفظ "assassins" اسلامی تاریخ سے ماخوذ ہے اور ایسی موت کی نمائندگی کرتا ہے جو خاموشی سے لائی جاتی ہے۔ صلیبی جنگوں کے دور میں اسلام نے کیتھولک یورپ کو گھیر لیا، گھیرا ڈال لیا اور محاصرہ کیا، لیکن بعد ازاں ان کی روک تھام نے 1840 تا 1844 کی تازگی کی آمد کو نشان زد کیا، اور نیز 9/11 سے لے کر اتوار کے قانون کے بحران تک۔" اسماعیل کے بیٹوں کے بارہ ناموں کی تعریفیں سب پچھلے بیان میں جلی حروف میں ظاہر کی گئی ہیں۔

اسماعیل کی نسل کے بارہ نام دراصل تیرہ بنتے ہیں، اگر اس فہرست میں خود اسماعیل کو بھی شامل کیا جائے۔ تیرہ "بغاوت" کا علامتی عدد ہے، اور یہی ہاجرہ نے کیا، جس کے نتیجے میں ابراہیم نے ہاجرہ اور اسماعیل کو نکال دینے کی اجازت دی۔ پولس اسی واقعے کو اس امر کو بیان کرنے کے لیے استعمال کرتا ہے کہ کس طرح قدیم اسرائیل کو خدا کی عہد والی قوم ہونے سے خارج کیا گیا، اسی وقت جب خدا اپنی مسیحی دلہن کے ساتھ عہد قائم کر رہا تھا۔

کیونکہ لکھا ہے کہ ابراہیم کے دو بیٹے تھے: ایک لونڈی سے اور دوسرا آزاد عورت سے۔ مگر جو لونڈی سے تھا وہ جسم کے مطابق پیدا ہوا تھا، لیکن جو آزاد عورت سے تھا وہ وعدہ کے موافق تھا۔ یہ باتیں تمثیلی ہیں، کیونکہ یہ دو عہد ہیں: ایک کوہ سینا سے ہے جو غلامی کو جنم دیتا ہے، اور وہ ہاجرہ ہے۔ کیونکہ یہ ہاجرہ عرب میں کوہ سینا ہے اور موجودہ یروشلم کے مشابہ ہے، اور وہ اپنی اولاد سمیت غلامی میں ہے۔ لیکن جو اوپر کی یروشلم ہے وہ آزاد ہے، اور وہ ہم سب کی ماں ہے۔ کیونکہ لکھا ہے، اے بانجھ جو اولاد نہیں جنتی، خوش ہو؛ اے جس کو درد زہ نہیں، خوشی کے مارے للکار؛ کیونکہ ویران کی اولاد شوہر والی کی اولاد سے کہیں زیادہ ہے۔ اب، بھائیو، ہم بھی اسحاق کی مانند وعدہ کے فرزند ہیں۔ لیکن جیسے اُس وقت جسم کے مطابق پیدا ہونے والے نے روح کے مطابق پیدا ہونے والے کو ستایا تھا، ویسا ہی اب بھی ہے۔ تو پھر کتاب کیا کہتی ہے؟ لونڈی اور اس کے بیٹے کو نکال دے، کیونکہ لونڈی کا بیٹا آزاد عورت کے بیٹے کے ساتھ وارث نہ ہوگا۔ غرض، بھائیو، ہم لونڈی کے نہیں بلکہ آزاد عورت کے فرزند ہیں۔ غلاطیوں 4:22-31۔

اسماعیل اسلام کی علامت ہے، اور ہاجرہ، اسماعیل کی ماں، عہد موت کی کلیسیا کی علامت ہے۔ اسحاق مسیحیت کی علامت ہے، اور سارہ عہد زندگی کی کلیسیا کی علامت ہے۔ اسی وجہ سے اسماعیل کے بارہ بیٹے تھے، کیونکہ بارہ خدا کے عہد کے لوگوں کی علامت ہے، اور اسلام خدا کے عہد کے لوگوں کی جعلی نقل ہے۔

انجیلوں میں مسیح کے دو نسب نامے ہیں۔ ایک متی میں اور دوسرا لوقا میں۔

اور یعقوب سے یوسف پیدا ہوا جو مریم کا شوہر تھا، جس سے یسوع پیدا ہوا جو مسیح کہلاتا ہے۔ پس ابراہیم سے داؤد تک کل چودہ پشتیں ہوئیں؛ اور داؤد سے بابل کی اسیری تک چودہ پشتیں؛ اور بابل کی اسیری سے مسیح تک چودہ پشتیں۔ اب یسوع مسیح کی پیدائش یوں ہوئی: جب اس کی ماں مریم کی یوسف سے منگنی ہو چکی تھی، تو ان کے اکٹھے ہونے سے پہلے وہ روح القدس کی طرف سے حاملہ پائی گئی۔ متی 1:16-18.

متی کا نسب نامہ چودہ کے تین برابر ادوار کی نشاندہی کرتا ہے جو مل کر بیالیس کا ایک دور بنتے ہیں۔ عہد کی تاریخ میں، جہاں موسیٰ الفا ہیں، وہاں مسیح اومیگا ہیں۔ موسیٰ نے یہ نبوت کی کہ مسیح "اپنی مانند" ہوگا۔ موسیٰ کی ایک سو بیس سالہ زندگی میں چالیس چالیس سال کے تین دور تھے۔ موسیٰ کی زندگی کے ہر چالیس سالہ دور کو جب خط بہ خط رکھا جائے تو انجام قادش پر ہوتا ہے، جو 1863 اور اتوار کے قانون کی علامت ہے۔ مسیح کے تین ادوار داؤد، بابل کی اسیری، اور صلیب پر اپنے خون سے عہد کی توثیق کرنے پر ختم ہوتے ہیں۔ داؤد اتوار کے قانون کے موقع پر فاتح کلیسیا کے سربلند کیے جانے کی نمائندگی کرتا ہے، اور دوسری سطر یہ شناخت کرتی ہے کہ اتوار کے قانون پر نادان کنواریاں بابل لے جائی جاتی ہیں۔ تیسرا دور صلیب پر ختم ہوتا ہے، جو ایک بار پھر اتوار کے قانون کی مثال بنتا ہے، جہاں مسیح ابراہیم کے عہد کو ایک لاکھ چوالیس ہزار کے ساتھ، اور نوح کے عہد کو بڑی بھیڑ کے ساتھ، توثیق کرتا ہے۔

جب یہ دو لکیریں ایک دوسرے پر رکھ کر دیکھی جائیں تو جو کچھ سمجھ میں آتا ہے وہ حیرت انگیز ہے۔ موسیٰ کے ایک سو بیس سال نوح کے ایک سو بیس سال سے جڑتے ہیں، اور مسیح کی بیالیس نسلیں اتوار کے قانون کے وقت ضد مسیح کی بیالیس علامتی مہینوں پر مشتمل حکمرانی سے مطابقت رکھتی ہیں۔

اور خداوند نے فرمایا، میری روح انسان کے ساتھ ہمیشہ جھگڑا نہیں کرے گی، کیونکہ وہ بھی جسم ہے؛ اس کے دن ایک سو بیس برس ہوں گے۔ پیدائش 6:3.

متی کے نسب نامے کے ساتھ، جو عہد ابراہیم کو نمایاں کرتا ہے، مسیح کا نسب نامہ، جیسا کہ لوقا نے بیان کیا ہے، تخلیق تک جاتا ہے، یوں عہد حیات کو نمایاں کرتا ہے جسے آدم نے عدن میں توڑا۔ لوقا کا نسب نامہ یسوع سے شروع ہوتا ہے اور پیچھے کی طرف چلتے ہوئے آدم تک پہنچتا ہے، جسے خدا کا بیٹا کہا گیا ہے۔ یہ سلسلہ کامل دوسرے آدم پر ختم ہوتا ہے، اور کامل پہلے آدم سے شروع ہوتا ہے۔ پہلے آدم سے دوسرے آدم تک ستر نسلیں بیان کی گئی ہیں۔

کتاب مقدس کے نسب نامے سچائی کے سلسلوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ہم نے ابھی چند ایسے سلسلوں کی نشاندہی کی ہے جو کسی حقیقت کو ثابت کرنے کے لیے درکار گواہوں سے کہیں بڑھ کر ہیں۔ نسبی سلسلے تاریخی تکمیلوں اور آئندہ پیش گوئیوں کی آواز اپنے اندر سموئے ہوئے ہیں، اور ان میں پلمونی، رازوں کا عجیب شمار کرنے والا، کی آواز بھی شامل ہے، کیونکہ ان سلسلوں میں رکھے گئے عددی معے ایک دوسری آواز فراہم کرتے ہیں۔ یہ دونوں آوازیں ایک تیسری آواز کے ساتھ سنائی دیتی ہیں، یعنی عجیب زبان دان کی آواز، جس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور اس پر قابو رکھتا ہے، جن میں لوگوں، مقامات اور اشیا کے نام بھی شامل ہیں۔

جب یوحنا نے پیچھے سے آنے والی آواز کو دیکھنے کے لیے رخ کیا تو وہ بہت سے پانیوں کی آواز کی مانند تھی، اور جب دانی ایل کو یہی روپا ہوئی تو اس کی آواز ایک ہجوم کی آواز تھی۔ مقدس صحائف کا ظاہری پیغام، اس پیغام میں پائے جانے والے نام، اور پیغام کے اندر کی شمار بندی، یہ سب ایک ہی عبارت میں تین آوازیں ہیں۔ جب آپ تین آوازوں والی ایک سطر لے کر اسے ایک متوازی سطر کے اوپر رکھ دیتے ہیں، تو تین آوازیں بہت سی آوازیں بن جاتی ہیں۔

اور تخت سے ایک آواز آئی، جو کہتی تھی: ہمارے خدا کی حمد کرو، اے اس کے سب خادمو، اور اے وہ لوگو جو اس سے ڈرتے ہو، چھوٹے بھی اور بڑے بھی۔ اور میں نے گویا ایک بڑے ہجوم کی آواز، اور بہت سے پانیوں کی آواز، اور زور دار گرجنے کی آواز سنی جو کہتے تھے: ہللویاہ، کیونکہ خداوند خدا قادر مطلق بادشاہی کرتا ہے۔ مکاشفہ 19:5، 6۔

کچھ نہایت اہم نسب نامے اسرائیل کے بادشاہوں میں ملتے ہیں۔ اسرائیل، یعنی شمالی مملکت، کے پہلے سات بادشاہوں کا اختتام اخاب، ایزابل اور الیاس پر ہوتا ہے، اس طرح وہ اتوار کے قانون کی نمائندگی کرتے ہیں۔ شمالی قبائل کے آخری سات بادشاہوں کا سلسلہ اتوار کے قانون سے شروع ہوتا ہے اور انسانی مہلت کے اختتام پر ختم ہوتا ہے، جب دانی ایل ۱۲ میں میکائیل کھڑا ہوتا ہے۔ یہوداہ کے پہلے سات بادشاہ اتوار کے قانون سے لے کر میکائیل کے کھڑے ہونے تک کی تاریخ کی تصویر پیش کرتے ہیں، اور آخری سات بادشاہ اس تاریخ کی نشاندہی کرتے ہیں جو اتوار کے قانون تک لے جاتی ہے۔ دو نسبی سلسلے، دونوں میں ایک الفا تاریخ اور ایک اومیگا تاریخ پائی جاتی ہے۔ الفا تاریخ ۹/۱۱ سے اتوار کے قانون تک کا دور ہے، اور اومیگا دور اتوار کے قانون سے مہلت کے اختتام تک ہے۔ اسرائیل کے پہلے سات بادشاہ یہوداہ کے آخری سات بادشاہوں کے ساتھ ہم آہنگ ہیں؛ اور اسرائیل کے آخری سات بادشاہ یہوداہ کے پہلے سات بادشاہوں کے ساتھ ہم آہنگ ہیں۔

ہم اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

آخر تک ثابت قدم رہو

[مکاشفہ 1:1، 2، اقتباس کیا گیا۔] پوری بائبل ایک مکاشفہ ہے؛ کیونکہ انسانوں کے لیے تمام مکاشفات مسیح کے وسیلہ سے آتے ہیں، اور سب اسی میں مرکوز ہیں۔ خدا نے ہم سے اپنے بیٹے کے وسیلہ سے کلام کیا ہے، اور ہم خلقت اور فدیہ کے اعتبار سے اسی کے ہیں۔ مسیح یوحنا کے پاس آیا جو جزیرہ پتمس پر جلاوطن تھا، تاکہ اسے ان آخری دنوں کے لیے سچائی دے، اور اسے وہ دکھائے جو عنقریب ہونے والا ہے۔ یسوع مسیح الہی مکاشفہ کے عظیم امین ہیں۔ اسی کے وسیلہ سے ہمیں یہ معرفت حاصل ہوتی ہے کہ اس زمین کی تاریخ کے اختتامی مناظر میں ہمیں کیا توقع رکھنی ہے۔ خدا نے یہ مکاشفہ مسیح کو دیا، اور مسیح نے یہی یوحنا تک پہنچایا۔

یوحنا، محبوب شاگرد، وہی تھا جسے یہ مکاشفہ پانے کے لیے چنا گیا تھا۔ وہ ابتدائی جنے ہوئے شاگردوں میں سے آخری زندہ رہنے والا تھا۔ عہد جدید کے دور میں اسے ویسی ہی عزت ملی جیسے عہد عتیق کے دور میں نبی دانی ایل کو ملی تھی۔

جو ہدایت یوحنا تک پہنچائی جانی تھی وہ اتنی اہم تھی کہ مسیح آسمان سے آ کر اپنی یہ ہدایت اپنے خادم کو دینے آئے، اور اسے فرمایا کہ اسے کلیسیاؤں کو بھیج دے۔ یہ ہدایت ہمارے باریک بین اور دعائیہ مطالعے کا موضوع ہونی چاہیے؛ کیونکہ ہم ایسے زمانے میں جی رہے ہیں جب وہ لوگ جو روح القدس کی تعلیم کے زیر اثر نہیں ہیں جھوٹے نظریات لے آئیں گے۔ یہ لوگ اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے ہیں، اور ان کے پاس عمل میں لانے کے لیے پرعزم منصوبے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو بلند کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اور تمام امور کی ترتیب کو یکسر بدل دینا چاہتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے ہماری حفاظت کے لیے خدا نے ہمیں خاص ہدایات دی ہیں۔ اس نے یوحنا کو حکم دیا کہ وہ ایک کتاب میں وہ باتیں لکھ جو اس زمین کی تاریخ کے اختتامی مناظر میں وقوع پذیر ہوں گی۔

وقت کے گزر جانے کے بعد، خدا نے موجودہ سچائی کے قیمتی اصول اپنے وفادار پیروکاروں کے سپرد کیے۔ یہ اصول ان لوگوں کو نہیں دیے گئے جن کا پہلے اور دوسرے فرشتے کے پیغامات پہنچانے میں کوئی حصہ نہ تھا۔ یہ ان کارکنوں کو دیے گئے جن کا ابتدا سے اس کام میں حصہ رہا تھا۔

وہ جو ان تجربات سے گزرے ہیں، ان اصولوں پر چٹان کی مانند ثابت قدم رہیں جنہوں نے ہمیں سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ بنایا ہے۔ وہ خدا کے ساتھ مل کر کام کرنے والے ہوں، گواہی کو باندھیں اور اُس کی شریعت کو اُس کے شاگردوں میں مہر کریں۔ جنہوں نے ہمارے کام کو بائبل کی سچائی کی بنیاد پر قائم کرنے میں حصہ لیا، اور وہ جو اُن سنگِ میلوں کو جانتے ہیں جنہوں نے صحیح راستہ دکھایا ہے، انہیں نہایت بیش قیمت کارکن سمجھا جائے۔ وہ اُن سچائیوں کے بارے میں، جو ان کے سپرد کی گئی ہیں، ذاتی تجربے سے گفتگو کر سکتے ہیں۔ ان لوگوں کو اپنے ایمان کو بے اعتقادی میں تبدیل ہونے نہیں دینا چاہیے؛ انہیں یہ بھی اجازت نہیں دینی چاہیے کہ تیسرے فرشتہ کا پرچم ان کے ہاتھوں سے لے لیا جائے۔ انہیں اپنے ابتدائی اعتماد کو آخر تک مضبوطی سے تھامے رکھنا ہے۔

خداوند نے اعلان کیا ہے کہ جب ہم اختتامی کام میں داخل ہوں گے تو ماضی کی تاریخ دہرائی جائے گی۔ ہر وہ حق جو اس نے ان آخری دنوں کے لیے دیا ہے دنیا تک پہنچایا جانا چاہیے۔ ہر وہ ستون جو اس نے قائم کیا ہے اسے مضبوط کیا جانا چاہیے۔ ہم اب اس بنیاد سے ہٹ نہیں سکتے جو خدا نے قائم کی ہے۔ ہم اب کسی نئی تنظیم میں داخل نہیں ہو سکتے؛ کیونکہ اس کا مطلب حق سے ارتداد ہوگا۔

طبی مشنری کام کو ہر اُس چیز سے پاک و صاف کیا جانا چاہیے جو خدا کے لوگوں کے ماضی کے تجربے پر اہل ایمان کے ایمان کو کمزور کرے۔ عدن، وہ خوبصورت عدن، گناہ کے داخل ہونے سے گراؤ کا شکار ہوا۔ اب ضرورت ہے کہ ہم اُن لوگوں کے تجربات کو پھر سے بیان کریں جنہوں نے ابتدا میں ہمارے کام کی بنیاد رکھنے میں حصہ لیا۔

وقتاً فوقتاً ہم دنیا کے بڑے آدمیوں کے وفات نامے پڑھتے ہیں۔ ان کا وقت اچانک، گویا پلک جھپکتے ہی، آ پہنچتا ہے۔ بہت سے لوگ، جنہیں صحت مند سمجھا جاتا ہے، ضیافت کے بعد، یا اپنی خودغرضانہ سربلندی کے منصوبے باندھنے کے بعد، مر جاتے ہیں۔ یہ فرمان جاری ہوتا ہے: 'وہ اپنے بتوں سے جا ملا ہے؛ اسے اس کے حال پر چھوڑ دو' اس کا مطلب یہ ہے کہ خداوند اب اسے کسی ضرر سے نہیں بچاتا۔ اچانک موت آتی ہے، اور اس کی عمر بھر کی محنت کی کیا وقعت رہ جاتی ہے؟ اس کی زندگی ناکامی رہی ہے۔ درخت اس لیے گرتا ہے کہ جو قوت اسے سنبھالے ہوئے تھی، اسے اس کی بت پرستانہ قربانی کے حوالے کر کے چھوڑ دیتی ہے۔

مرد و زن کسی لذت کی تلاش میں محو ہیں۔ وہ اپنی روحیں بے دام بیچ دیتے ہیں، اور خدا اپنی بردباری اور درگزر واپس لے لیتا ہے۔ انہیں ان کے اپنے اختیار پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔

ایسے بھی لوگ ہیں جو موجودہ حق پر ایمان کا اقرار کرتے ہوئے اپنے ایمان کی قدر گھٹا چکے ہیں اور روشنی میں چلنے سے انکار کر چکے ہیں۔ اب کون اپنے خودغرضانہ، دنیاوی اصولوں کو ایک طرف رکھے گا؟ اب کون جان کی قدر کو سمجھنے کی کوشش کرے گا؟ اگر کوئی آدمی ساری دنیا حاصل کر لے اور اپنی جان کھو دے تو اسے کیا فائدہ ہوگا؟ یا آدمی اپنی جان کے بدلے کیا دے گا؟ کیا آپ زندگی کی روٹی اور نجات کے پانی کے لیے بھوکے اور پیاسے ہیں؟ کیا آپ ان جانوں کی قدر جانتے ہیں جن کے لیے مسیح نے جان دی؟ جنہیں مسیحی سمجھا جاتا ہے کیا وہ اپنے ایمان کے اقرار پر پورا اتر رہے ہیں؟ کیا وہ جان کی قدر سے آگاہ ہیں؟ کیا وہ سچائی کی اطاعت کے ذریعے اپنی جانوں کو پاک کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ مینسکرپٹ ریلیزز، جلد 20، 150، 151۔